REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم پنجشنبہ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۸ احسان ۱۳۴۰ ہش ۸ جون ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ جون بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن کے وقت حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ رات نیند آگئی۔

اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ پاکستان کو ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی زرعی اشیاء دیگا

ان میں گندم، گندم سے تیار شدہ اشیاء، سویابین اور بنولے شامل ہیں

واشنگٹن ۷ جون۔ امریکہ پاکستان کو تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ ڈالر کی مالیت کی زرعی پیداوار دے گا۔ اس میں گندم، گندم سے تیار شدہ اشیاء سویابین اور بنولے شامل ہوں گے۔ گندم سے تیار شدہ اشیاء کی قیمت ۷۷ لاکھ ڈالر اور سویابین کی قیمت ۲۷½ لاکھ ڈالر ہوگی۔ باربرداری پر ساڑھے تیرہ لاکھ ڈالر صرف ہوں گے۔

پاکستان کے زرعی ماہرین کی ایک جماعت روس جائیگی

یہ ماہر وہاں سیم اور تھور پر قابو پانے کے طریقوں کا مطالعہ کریں گے

راولپنڈی ۷ جون۔ قومی وسیلوں کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ حکومت پاکستان زرعی ماہروں کی ایک جماعت روس بھیجنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے پاکستان کے یہ زرعی ماہر روس میں ان طریقوں کا مطالعہ کریں گے جو روسی ماہروں نے سیم اور تھور پر قابو پانے کے لئے اختیار کئے تھے۔ مسٹر بھٹو نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ کو بتایا کہ حکومت روس کا جواب موصول ہونے کے بعد مجوزہ وفد کی تشکیل کی جائے گی۔ خیال ہے کہ قومی وسیلوں کی وزارت کے سیکرٹری اس وفد کے سربراہ ہوں گے۔

روس مغربی سامراجیوں کی سطح پر اُتر آیا ہے

قاہرہ ۷ جون۔ حکومت کے حامی اخبار الجمہوریہ نے روس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ متحدہ عرب جمہوریہ کی مثبت غیر جانبداری کو تسلیم کرنے سے انکار کر کے مغربی سامراجیوں کی سطح پر اتر آیا ہے — یہ الزام متحدہ عرب جمہوریہ کے اخبارات کے روس پر ایک نئے حملے کا حصہ ہے۔ جو انہوں نے اس روسی الزام کے بعد شروع کیا۔ کہ مصری اور شامی کمیونسٹوں پر متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ الجمہوریہ نے متحدہ عرب جمہوریہ کی تحریک پر بیس غیر جانبدار ممالک کی منعقد ہونے والی کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ کمیونسٹوں کی طرف سے متحدہ عرب جمہوریہ کی مخالفت ایک قدرتی بات ہے کیونکہ عرب جمہوریہ کی غیر جانبداری ایک مسلّمہ حقیقت بن گئی ہے۔ جسے افریقہ ایشیا اور لاطینی امریکہ میں بھی بہت صحیح حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ الجمہوریہ نے لکھا ہے کہ یہ مخالفت روس کو مہنگی پڑے گی۔ کیونکہ متحدہ عرب جمہوریہ کی بدولت ہی ایشیا اور افریقہ میں روس کو ایک اونچا مقام حاصل کرنے کی مدد ملی ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر آج صبح لاہور سے بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی حالت پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

الجمعیۃ العلمیہ کا اجلاس

ربوہ ۸ جون بروز جمعرات الجمعیۃ العلمیہ کے زیر اہتمام دن کے دس بجکر ۵۵ منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں جناب مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری ایڈیٹر ماہنامہ الفرقان "دورہ مشرقی پاکستان کے تاثرات" کے موضوع پر اظہار خیال فرمائیں گے۔ اہل علم حضرات کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

الامین الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ

منگلا بند کے قریب ہوائی اڈہ کی تعمیر

پشاور ۷ جون۔ منگلا بند کے مقام سے قریباً ۵ میل دور ایک چھوٹا ہوائی اڈہ تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس سکیم پر ۱½ لاکھ روپے صرف ہوں گے۔

زنجبار کے فسادات میں ۶۷ افراد ہلاک

لندن ۷ جون۔ برطانوی نوآبادیات کے انڈر سیکرٹری مسٹر ہیو فریزر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ زنجبار کے فسادات میں ۶۷ افراد ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۸۷ افراد کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے دارالعوام کو بتایا کہ زنجبار میں کل ۵۷۵ افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں وہ سب بھی شامل ہیں۔ جو لوٹ مار کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ مسٹر فریزر نے بتایا کہ زنجبار کے دیگر علاقوں میں مسلح دستوں کو بھیجا جا رہا ہے۔

پاکستان بارہ شوگر ملیں قائم کرنا چاہتا ہے

لندن ۷ جون۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل حاجی افتخار احمد گزشتہ شب یہاں پہنچے۔ وہ یہاں برطانوی صنعت کاروں سے پاکستان میں شوگر ملوں جوٹ ملوں اور فولاد کے کارخانے کے قیام کے بارے میں بات چیت کریں گے۔ لندن میں کارپوریشن کے ایجنٹوں کے بیان کے مطابق پاکستان مزید بارہ شوگر ملیں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور ان ملوں کے لئے سرمایہ کی فراہمی جنرل افتخار کے دورہ کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جنرل افتخار اپنے قیام انگلستان کے دوران شوگر ملوں کی مشینری تیار کرنے والے متعدد کارخانے دیکھیں گے۔ آپ آئندہ ہفتہ کے آخر میں پیرس جاتے ہوئے پاکستان واپس چلے جائیں گے۔ انگلستان سے روانہ ہونے سے قبل جنرل افتخار صنعت کے متعدد برطانوی راہنماؤں سے بھی ملاقات کریں گے۔

تیل میں ملاوٹ پر چار سال قید دو لاکھ جرمانہ

کراچی ۷ جون۔ کراچی کی خاص فوجی عدالت نے کل بمبئی آئل ڈپو کراچی کے مالک ساٹھ سالہ حاجی عمر کو تیل میں آمیزش کے مشہور مقدمے میں چار سال قید سخت دو لاکھ روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ۲ سال قید سخت کی سزا سنائی ہے۔ حاجی عمر اس مقدمہ میں ماخوذ پانچویں ملزم ہیں جنہیں تیل کی ملاوٹ کے الزام میں سزا دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ ملاوٹی تیل کھانے کے باعث ۴۰ افراد فالج میں مبتلا ہو گئے تھے۔ دوسرے چار ملزموں میں سے تین عمر قید اور ایک سات سال قید سخت کی سزا بھگت رہے ہیں۔ حاجی محمد عمر کی ضعیفی کو ملحوظ رکھتے ہوئے انہیں جیل میں بی کلاس دی گئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ جون ۶۱ء

افریقہ میں اسلام

امریکہ کی ایک خبر ہے:۔

"نیویارک ۳ جون ہندوستانی مدیر فرینک موریز نے یہاں اوورسیز پریس کلب کے ارکان کے سامنے افریقہ کے مسائل بیان کئے ہیں۔ مسٹر موریز نے جو بمبئی، دہلی، مدراس اور مدراس سے شائع ہونے والے اخبارات کے ایک سلسلہ کے ایڈیٹر ان چیف ہیں۔ بدھ کی رات کو یہاں ایک عشائیہ میں نامہ نگاروں سے خطاب کیا۔ انہوں نے افریقہ کے اپنے حالیہ پانچ ماہ کے دورے کے تاثرات بیان کئے۔

انہوں نے کہا کہ اس براعظم میں قبائلی تعلقات ختم ہو جانے کی وجہ سے ایک شدید خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جسے ابھی تک پُر نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افریقہ کے متعدد مسائل ان قومی سرحدوں کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں جو عرصہ گذرے اس امر سے قطع نظر قائم کی گئی تھیں کہ وہاں کونسے قبائل آباد ہیں۔ مسٹر موریز نے پیشگوئی کی کہ آئندہ برسوں میں اسلام افریقہ میں زبردست ترقی کرے گا۔"

(خبر نیویارک ۳ جون)

اس سے ظاہر ہے کہ مسٹر فرینک موریز افریقہ کے معاملات کے متعلق گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی تحقیقات میں بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ افریقہ میں اسلام پھیل رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ عیسائیوں کی مشنری مشنیں افریقہ میں زیادہ کامیابی سے کام نہیں کر سکیں اور جو کام اس نے کیا بھی ہے۔ اس کو پائیداری حاصل نہیں اسلام ایک سیدھا سادھا دین ہے اس میں محض تخیلات کو کم دخل ہے۔ جیسا کہ بعض دیگر ادیان خاص کر عیسائیت کا دارومدار تو محض تخیل پر ہی ہے جس کو انسان کی فطری عقل تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اس وقت نہ صرف افریقہ میں نفوذ کر رہا ہے بلکہ خود یورپین اقوام بھی عیسائیت کے پیچ در پیچ تصورات سے اکتا چکی ہیں اور وہ کسی ایسے دین کی تلاش میں ہیں جو فطرت انسانی اور عقل کو اپیل کرتا ہو۔ اس لحاظ سے اسلام نہ صرف کم ترقی یافتہ لوگوں میں پھیلے گا بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی جو علمی سائنس میں ترقی کرنے کی وجہ سے محض تخیلاتی دین کو قبول نہیں کر سکتے اپنا مقام پیدا کر رہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب تمام دنیا کا مذہب صرف اسلام ہو گا۔

جہیز کا مسئلہ

آئے دن جہیز کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رسم نے بہت سے گھرانوں کو تباہ کر دیا ہے اور بہت سی لڑکیاں ہیں جو بن بیاہی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ان کے لئے والدین موزوں جہیز کا بندوبست نہیں کر سکتے۔ اس لئے کوئی ان کا خریدار نہیں حیرت ہے کہ یہ بیماری زیادہ تر پڑھے لکھے اور شہری گھرانوں میں پائی جاتی ہے۔ اسکے برخلاف دیہات میں اکثر غریب عورتیں معناً فروخت کی جاتی ہیں اور کئی والدین ایسے ہیں جنہوں نے لڑکیوں کو ذریعۂ آمدنی بنا رکھا ہے۔ مگر یہ حالت تمام دیہاتی آبادی کی نہیں ہے بلکہ ان میں ایسے شریف گھرانے بھی بہت ہیں جو لڑکیوں کا عوضانہ لینے کی بجائے اپنی حیثیت سے بھی بڑھ کر ان کو جہیز دیتے ہیں

دیہات میں بعض لوگوں کا روپیہ دیگر بیوی حاصل کرنا اس وجہ سے بھی ہے کہ یہاں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت سے کم ہے۔ لیکن عام طور پر شہروں میں اور ان قصبوں میں جہاں شہری زندگی کا اثر ہے لڑکوں کی نسبت لڑکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ خاص کر تعلیم یافتہ اور ملازمت پیشہ گھرانوں کی یہی حالت ہے

اس لحاظ سے جہیز کا مسئلہ دراصل اس طبقہ سے تعلق رکھتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ دردناک حد تک پہنچ گیا ہے خاص کر تعلیم یافتہ لوگوں میں تو یہ تمام انسانی حدود سے نکل گیا ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ قابل شادی لڑکے یہ توقع رکھتے ہیں کہ انہیں بڑا جہیز ملے یہ رسم اتنی خطرناک ہو چکی ہے کہ بعض دفعہ تو دلہن کے والدین سے سودا کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی لڑکی لے لی جائے تو وہ کتنا روپیہ نقد اور دیگر کیا کیا سامان دیدیں گے۔ ایسے واقعات بھی ہو چکے ہیں کہ بارات اس وجہ سے اٹھ کر چلی گئی کہ دولہا کو کسی اور شخص نے زیادہ جہیز دینے کا معاہدہ کر لیا ہے۔

الغرض جہیز کا معاملہ اس صورت نہایت ہی شرمناک حد تک پہنچ چکا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے معاشرہ سخت الجھنوں میں پھنس گیا ہوا ہے۔ موزوں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے بعض شریف لوگ اپنی لڑکیوں کو گھر بٹھانے پر مجبور ہیں۔ بعض لڑکیاں تعلیم حاصل کر کے نوکریاں کر لیتی ہیں اور بعض یونہی گھروں میں پڑی رہتی ہیں۔

بھارت کی حکومت نے جہیز ستانی کا ممکن ہے کوئی انسداد کیا ہو۔ مگر ابھی تک ہمارے ملک میں حکومت نے اس ضمن میں کچھ نہیں کیا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ حکومت اس بارہ میں کچھ زیادہ کر بھی نہیں سکتی حکومت کو بار بار متوجہ کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ بعض غریب آدمی لڑکیوں کے جہیز کی وجہ سے بالکل تباہ ہو جاتے ہیں اور ایک لڑکی کی شادی پر اتنا قرض اٹھا لیتے ہیں کہ بعد میں ساری عمر ادا کرتے کرتے قبر میں پہنچ جاتے ہیں۔

اسلئے حکومت اگر اس میں کوئی اقدام کر سکتی ہے تو اس کو ضرور کرنا چاہیئے لیکن ہماری رائے میں اس کا علاج یہ ہے کہ عوام میں اسلامی سپرٹ کو بیدار کیا جائے۔ اسلامی قانون میں اس قسم کے جہیز کی کوئی جواز نہیں ہے۔ اسکی وجہ ظاہر ہے کہ عورت کو خاوند کی طرف سے مہر کا حق ہے اور والدین کی وراثت میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے۔ اگر ہم اسلامی شریعت پر عامل ہو جائیں تو یہ مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔ عرب ممالک میں جہیز کا مسئلہ کوئی مسئلہ ہے ہی نہیں۔ یہاں یہ مسئلہ ہندو ورثہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے کیونکہ ہندو قانون میں عورت وارث نہیں اور نہ ان میں مہر کا رواج ہے۔ اسلئے ضرور تھا کہ لڑکیوں کو جو ہمیشہ کے لئے والدین کا سایہ چھوڑ رہی ہوتی ہیں جب توفیق والدین کچھ سامان دے دیں بڑھتے بڑھتے امراء نے اس کو خطرناک صورت دے دی۔ اور آج ہمارے ہاں بھی یہ ایک زحمت بن گئی ہوئی ہے

یہ اللہ تعالے کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ میں یہ رسم عام طور پر ختم ہو چکی ہے اگرچہ بعض متمول لوگ ظاہر نہیں تو مخفی طور پر اپنی لڑکیوں کو بہت سامان دے دیتے ہیں ایسے لوگ ابھی تک رسومات کو چھوڑ نہیں سکے جو جماعت کے مفاد اور جماعت کے اصولوں کے سراسر خلاف ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگوں کا بُرا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے اس لئے ان کو چاہیئے کہ وہ اس رسم کو فوراً ترک کر دیں۔

اس ضمن میں ایک بات جو نہایت ضروری ہے اور اسلامی شریعت سے تعلق رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر مہر کو بھی محض ایک رسمی چیز سمجھا جاتا ہے اور بہت سے لوگ بلکہ خود لڑکی بھی اکثر یہ توقع نہیں رکھتی کہ اسکو ادائیگی واقعی کی جائے گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عموماً شریف آدمی شادی کے بعد اپنی تمام ماہوار آمدنی بیوی کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ جس طرح چاہتی ہے اس کو خرچ کرتی ہے۔ اس طرح بیویاں مہر کو کوئی ایسی وقعت نہیں دیتیں جن میں میاں بیوی کو ایک دوسرے پر اعتماد ہوتا ہے وہاں تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے بعض دفعہ میاں کو کوئی ضرورت پڑ جاتی ہے اور کوئی صورت روپیہ ہاتھ آنے کی نہیں ہوتی تو بیوی پسماندہ نکال کر اسکی ضرورت عین وقت پر پورا کر دیتی ہے۔

یہ استثنائی صورتیں ہیں اور مختلف انسانی طبائع سے تعلق رکھتی ہیں۔ شادی کے بعد میاں بیوی اپنے معاملات جس طرح چاہیں موافق کر لیں اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ تاہم جہاں تک جہیز کا تعلق ہے یہ چونکہ آجکل ہندو رسومات کے زیر اثر ایک زحمت کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ اور چونکہ اس کا تعلق عام معاشرہ پر نہایت بُرا پڑ رہا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اس بارہ میں اسلامی شریعت کو جامہ عمل پہنانے کی کوشش کی جائے یہ رسم جہاں والدین کے لئے زحمت بنی ہوئی ہے۔ وہاں خود لڑکیوں کے لئے بھی ایک مصیبت کا موجب ہے۔ اسلئے خود لڑکیوں کو چاہیئے کہ اس رسم کو ختم کرنے میں مدد دیں۔ پھر یہ مسلمان نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اس رسم بد کو مٹانے کے لئے کوشش کریں۔ اور ایسے نوجوان اپنی مثال پیش کریں اور نہ صرف یہ کہ جہیز کا مطالبہ نہ کریں بلکہ جہیز لینے سے انکار کر دیں کیونکہ جہیز کا ایک طرح سے نوجوانوں کی ہمت و مردانگی پر بھاری طنز ہے۔ اور ان کی غیرت کی سخت توہین ہے اسلام انکو ایک باعزت اور باحمیت انسان بنانا چاہتا ہے۔ اسلئے شریعت اسلامیہ

(باقی ص ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں اور اُن سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کریں

فرمودہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

اب دیکھو پانی بغیر کسی دیوار کے مربعہ شکل نہیں بن سکتا۔ مثلث یا مسدس نہیں بن سکتا۔ کوئی ہے جو بغیر دیواروں کے پانی کی مسدس یا مثلث شکل بنا سکے۔ پانی کی مثلث شکل تو انسان تبھی بنا سکے گا۔ جب وہ پہلے اینٹوں کی ایک دیوار مثلث شکل میں کھڑی کرے گا۔ پس حقیقتاً سارا نظام انسان کے اپنے اندر ہے۔ بعض فلاسفروں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ حکومتیں تو صرف نقل کرتی ہیں اس نظام کی جو خدا نے دنیا میں انسان کے لئے پیدا کر رکھا ہے۔ مگر

میں کہتا ہوں

بے شک حکومتیں نقل کر رہی ہیں۔ مگر اب تک سیاستدان انسان کی بناوٹ کی نقل نہیں کر سکے۔ جب وہ انسان کی بناوٹ کی نقل کر لیں گے۔ تو ان کی سیاست نہایت اعلیٰ ہو جائے گی۔ دنیا کے لوگوں کا تو یہ حال ہے کہ ان کا کچھ حصہ سست ہوتا ہے اور کچھ چست ہوتا ہے۔ مگر انسانی بناوٹ اس قسم کی ہے کہ ایک شخص روٹی کھا کر سو جاتا ہے۔ تو اس کا معدہ برابر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے اور اس کے پیٹ کی کھانا ہضم کرنے والی مشین کے پرزے حرکت کر رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ کھانا ایک سے دوسری، دوسری سے تیسری اور تیسری سے چوتھی شکل میں تبدیل ہوتا جاتا ہے۔ آخر اس کا لعاب سا بن جاتا ہے۔ اور پھر کچھ حصہ خون بنکر دل میں داخل ہوتا ہے اور دل کے ذریعہ

سارے جسم میں پہنچایا جاتا ہے

مگر انسان آرام سے سو رہا ہوتا ہے۔ ہمارے اپنے بنائے ہوئے نظاموں کی تو یہ حالت ہے کہ ہم دن کو کام کرتے وقت بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ دفتر میں بیٹھے بھی اونگھ رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے کام باقی ہوتے ہیں مگر ہم ان سے غافل ہو جاتے ہیں لیکن خدا نے جو نظام پیدا کر دیا ہے۔ وہ برابر اپنا کام کئے جاتا ہے۔ انسان بے شک سو جاتے ہیں۔ مگر اس کا معدہ برابر اپنے کام میں لگا رہے گا۔ اگر سب انسان اسی طرح اپنے کاموں کو سرانجام دیں جیسے جسم کے اندر معدہ کرتا ہے۔ یا دل کام کرتا ہے۔ تو وہ کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھیں نقل کرنا بھلا کونسا مشکل کام ہے۔ نئی ایجاد تو واقعی مشکل ہوتی ہے۔ مگر جو چیز مدت سے ایجاد ہو چکی ہو۔ اس کی نقل کرنا آسان ہوتا ہے۔ تاریخوں میں

ایک واقعہ مشہور ہے

کہ چین کے علاقہ کے دو بڑے مشہور مصور تھے ایک کا نام بہزاد تھا۔ اور دوسرے کا نام مانی تھا۔ بہزاد بت ساز تھا اور پتھر کے بت بنا کر اور ان کو تراش کر نقش و نگار کیا کرتا تھا۔ اور اس کام میں لاثانی تھا۔ دوسرا چمڑے یا کاغذ پر پنسل کے ساتھ نقش و نگار بناتا تھا۔ ان دونوں مصوروں کو ان کے اپنے اپنے شاگردوں نے مقابلہ کے لئے ابھارا آخر یہ معاملہ بادشاہ تک بھی پہنچا۔ بادشاہ نے ان دونوں مصوروں کو بلا کر کہا۔ کہ تم دونوں کا مصوری میں امتحان لیا جائے گا۔ تم میں سے جو اول نمبر پر آئے گا۔ اس کو انعام ملے گا۔ بادشاہ نے ان دونوں کے لئے ایک الگ کمرے کا انتظام کیا۔ جس میں وہ دونوں اپنے اپنے کام پر لگ گئے۔ بہزاد نے سیمنٹ کی ایک دیوار بنوائی اور کہا میں اس پر تصویر کھینچوں گا۔ دوسری طرف والی سادہ دیوار پر مانی نے اپنا کام شروع کیا۔ ان دونوں نے

اپنے اپنے شاہکاروں کے درمیان

بڑے بڑے پردے ڈلوائے ہوئے تھے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے کا کام نہ دیکھ سکیں۔ اور نہ کسی اور شخص کو ادھر جانے کی اجازت تھی۔ بہزاد تو دن رات اپنے کام میں لگا رہتا۔ اور اس نے آرام کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا۔ دو یا تین مہینے جتنی مہلت دی گئی تھی۔ وہ برابر کام میں لگا رہا۔ ادھر دوسرا مصور مانی سارا دن آرام سے پھرتا رہتا اور تھوڑی دیر کے لئے اس کمرے میں چلا جاتا۔ اور تھوڑا بہت کام کر کے واپس آ جاتا۔ جوں جوں دن گزرتے گئے، مانی کی پارٹی کے

لوگوں میں اضطراب

پیدا ہوتا گیا۔ اور وہ اس کو کہتے تمہارا حریف دن رات کام میں لگا رہتا ہے۔ اور تم بے کار پھرتے ہو۔ اس طرح تو ناک کٹ جائے گی۔ مگر مانی ان کو تسلی دلا کر چپ کرا دیتا۔ آخر وہ دن بھی آ گیا۔ جب ان دونوں کے شاہکاروں کو بادشاہ نے ملاحظہ کرنا تھا۔ بہزاد کی پارٹی کے لوگ اس کی محنت شاقہ کی وجہ سے بہت خوش تھے۔ اور جیت کی امید لگائے بیٹھے تھے۔ مگر مانی کی پارٹی کے لوگ کچھ متوحش سے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس نے کام تو کچھ کیا نہیں۔ یہ ضرور ہار جائے گا۔ اور ہماری بھی ناک کٹوائے گا۔ چنانچہ بادشاہ اس کمرے میں گیا۔ اور پہلے اس نے بہزاد والی دیوار کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔ دیکھنے والے دوسرے تمام لوگ اور بادشاہ خود بھی اس کی کاریگری پر

حیران و ششدر

رہ گئے۔ کیونکہ اس کا کام واقعی لاثانی تھا۔ مانی کی پارٹی والوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہم ہار گئے۔ مگر جب دوسری طرف والا پردہ اٹھایا گیا۔ تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس طرف بھی بعینہ وہی کچھ تھا۔ جو انہوں نے بہزاد کی تصویر میں دیکھا تھا۔ اور سر مو بھی فرق نہ تھا۔ مانی نے اپنی دیوار کو آئینہ صفت اور شفاف بنا دیا تھا کہ جب دونوں پردے اٹھائے گئے۔ تو وہی تصویر جو بہزاد نے بنائی تھی۔ اس دیوار میں بھی نظر آنے لگی اور بادشاہ کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو گیا کہ وہ کس کو اول قرار دے۔ اسی طرح اگر انسان اپنے جسم کے نظام کی ہی نقل کر لے۔ تو وہ اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ اگر

دنیا کی عمر

سات ہزار سال سمجھی جائے۔ تو اس میں سے چھ ہزار گزر چکے ہیں۔ مگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی ہم اس نظام کی نقل نہیں کر سکے۔ بلکہ سائنسدان تو کہتے ہیں کہ دنیا کی عمر کروڑوں سال گزر چکی ہے۔ یہ کہنے سے اور بھی ناک کٹتی ہے۔ کہ انسان اتنے لمبے عرصہ میں اپنے ہی جسم کے نظام کی نقل نہیں کر سکا معدہ گردہ اور دل جو اس کے اپنے جسم کے اندر موجود تھے۔ ان کی بھی وہ نقل نہیں کرتا۔ معدہ گردہ اور دل جو اس کے اپنے جسم کے اندر موجود تھے۔ ان کی بھی وہ نقل نہیں کرتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نظام کی کوئی بھی چیز سست نہیں۔ جس طرح آدم کا معدہ کام کرتا تھا۔ اسی طرح ہمارا بھی کرتا ہے۔ جس طرح آدم کے کان تھے۔ اسی طرح ہمارے بھی ہیں۔ اور آدم سے ایک معدہ سے اربوں ارب اور

کھربوں کھرب

معدے بنتے چلے گئے۔ اسی طرح آدم کے دو پیروں سے دو آنکھوں سے اور ایک ناک سے اتنے پاؤں اور اتنی آنکھیں اور اتنی ناکیں پیدا ہوئیں جن کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک دانہ گندم اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا۔ مگر اسی ایک دانہ سے کھربوں کھرب من گندم پیدا ہو چکی ہے۔ اور اسی طرح پیدا ہوتی رہے گی۔ بچپن میں ہم ایک کھلونا لایا کرتے تھے۔ وہ ایک بڑا ڈبہ ہوتا تھا۔ اس ڈبے کو کھولو تو اس کے اندر سے اس سے ذرا چھوٹا ڈبہ نکلتا تھا۔ پھر اس کو کھولو تو ایک اور نکلتا تھا۔ حتی کہ ایک ذرا سی ڈبیہ آخر میں نکلتی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آدم کا وجود اور گندم کا وجود ایسا بنا دیا کہ آدم کے اندر سے آدم اور گندم کے اندر سے گندم نکلتی چلی جاتی۔ پھر

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت نمائی

ہے کہ ماں کا قد ۴ فٹ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بیٹے کا چھ فٹ ہوتا ہے۔ بعض ماؤں کا قد ساڑھے پانچ فٹ ہوتا ہے۔ اور ان کے بیٹوں کا ساڑھے چار فٹ ہوتا ہے۔ ہماری وہ کھیلنے والی ڈبیا تو ختم ہو جایا کرتی تھی۔ مگر یہ آدم ختم ہونے میں ہی نہیں آتا۔ یہ سلسلہ جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا ہے

کتنا عظیم الشان ہے اگر انسان اس نظام کی نقل کرے تو کتنا عظیم الشان کام سر انجام دے سکتا ہے۔

ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے

ایک نئی ذمہ داری

سپرد کی ہے اور ایک نئے فضل سے نوازا ہے اس سے پہلے آدم اول کی اولاد کام کرتی آئی اور ہم آدم ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں۔ آپ کا نام اللہ تعالیٰ نے آدم یہ بتانے کے لئے ہی رکھا ہے کہ پہلے آدم کی اولاد نے کیسا کام کیا کہ اب تک آدم پیدا ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ تم بھی اپنے اندر آدم ثانی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات پیدا کرو۔ دیکھو پہلے آدم کی اولاد نے اس کی کیسی نقل کی کہ اسی جیسا معدہ دل دماغ اور دوسرے اعضاء لے کر پیدا ہوئے اب

تم بھی وفاداری دکھاؤ

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ اگر ہماری جماعت واقعہ میں آپ کی نقل کرے اور ہمارے اندر آپ جیسے لوگ بڑا بر پیدا ہوتے رہیں تو دیکھو ایک تھوڑے سے عرصہ میں ہی کس طرح ہم ساری دنیا میں توحید اور راستی کو قائم کر دیتے ہیں۔ اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا نام بلند کر دیتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت پر ہمارے آقا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو آدم کا نام دے کر ایک نئی ذمہ داری ڈال دی ہے ایک تو ہم پر پہلے آدم کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ ہم اس کی اولاد ہیں۔ دوسرے ہم پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ

ہم نے جو کچھ پایا

وہ آپ ہی کی غلامی میں پایا۔ تیسرے ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ ہم آپ کی بحیثیت آدم ثانی ہونے کے اولاد ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے پہلے آدم کو زمین پر پیدا کیا تو ہر طرف درندے پھر رہے تھے۔ جب آدم کی اولاد زیادہ ہو گئی تو وہ تمام درندے بھاگ کر جنگلوں میں چلے گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے کہ جس طرح آدم کی اولاد بڑھ جانے پر درندے جنگلوں میں چلے گئے تھے اسی طرح جب ہماری جماعت بڑھے گی اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کر دے گی اور ساری دنیا پر

اسلام کا پرچم

لہرائے گی اور ساری دنیا کے لوگوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر دے گی تو جو منکر رہ جائیں گے وہ بھی تمہارے مقابلہ سے عاجز آکر ایسے ہی رہ جائیں گے جیسے کہ آج کل پنچ قومیں ہیں۔ گویا وہ درندے بن کر اپنی اپنی غاروں میں گھس جائیں گے اور تمہارے سامنے کھڑے ہونے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں اور خدا کے وعدوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہہ دیں کہ وہ خود دین کے سارے کام کرے گا تو یہ نہایت افسوسناک امر ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

ہمارے سارے کام

اللہ تعالیٰ خود ہی کرتا ہے لیکن ہمارے اندر بھی تو ارادہ کی ضرورت ہے۔ ہم جب ارادہ کریں گے تو خدا خود ہماری پشت پناہ بن جائے گا اور وہ ہمیں ہر میدان میں فتح دے گا۔ کیسا ہی بدقسمت وہ انسان ہے جو اس بات کو سمجھتے ہوئے کہ میرے صرف ارادہ کی ضرورت ہے باقی سب کام خدا کے ہاتھوں سے سر انجام پائیں گے پھر بھی

سستی اور غفلت

سے کام لیتا ہے اور ذرا سی بات یعنی ارادہ بھی نہیں کرتا۔ کہتے ہیں کسی شخص کو کہیں جاتے ہوئے رستہ میں دیو مل گیا۔ دیو نے اسے کہا کہ میں بڑا بہادر ہوں اور یہ یہ کام کر لیتا ہوں۔ وہ آدمی بھی کہنے لگا میں بھی اتنا ہی بہادر ہوں۔ اس دیو نے ایک پتھر ہاتھ میں پکڑ کر انگلیوں میں دبایا تو وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اس آدمی کے پاس کچھ پنیر تھا اس نے جو زور سے دبایا تو اس میں سے پانی نکل آیا۔ دیو نے کہا کہ میں پتھر آسمان کی طرف اتنا اونچا پھینکتا ہوں کہ واپس نہ آئے چنانچہ اس نے پتھر پھینکا جو اتنی دیر میں واپس نہ آیا۔ اس آدمی نے ایک چھوٹا سا پرندہ پاس رکھا ہوا تھا۔ اس نے کہا اب میں پتھر پھینکتا ہوں یہ کہہ کر اس نے پرندے کو اڑا دیا دیو نے سمجھا کہ یہ تو میرے سے بالکل

برابر چل رہا ہے

کہنے لگا آؤ ہم درخت گرائیں یہ کہہ کر وہ ایک بڑے تناور درخت کے پاس گیا اور کندھا لگا دیا۔ مگر وہ آدمی بھی چالاک تھا اس نے بھی دوسری طرف کندھا لگا دیا۔ جب درخت گر گیا تو اس آدمی نے کہہ دیا کہ آدھی طاقت تمہاری اور آدھی میری خرچ ہوئی ہے اس میں بھی ہم برابر ہیں۔ دیو نے کہا اب اس درخت کو ایک طرف سے تم اٹھاؤ اور دوسری طرف سے میں اٹھاتا ہوں وہ آدمی جھٹ شاخوں کی طرف چلا گیا اور کہا اٹھاؤ۔ دیو نے جڑوں والی طرف کندھا دیا اور اٹھا کر چلنے لگا۔ آدمی نے پیچھے سے صرف شاخوں کو ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ اس طرح اس آدمی نے دکھا دیا کہ وہ بھی دیو جتنی طاقت رکھتا ہے۔

ہماری جماعت کو بھی چاہیئے

کہ اگر کچھ نہیں تو کم از کم شاخ تو پکڑے یعنی ارادہ تو کرے باقی کام تو سارے کا سارا اللہ تعالیٰ نے خود کرنا ہے۔ لیکن اگر وہ ارادہ بھی نہیں کرتا تو اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہو سکتی ہے۔

تقریب شادی و دعوت ولیمہ

ربوہ ۵ رجون۔ کل یہاں پر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے چھوٹے صاحبزادے اور حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا (حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے برادر اصغر مکرم خلیفہ منیر الدین احمد صاحب کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم سے پڑھا تھا۔

بارات کل صبح لائل پور روانہ ہوئی اور اسی دن رات کو واپس آگئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صاحبزادگان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بھی بارات میں شرکت فرمائی۔

آج بعد نماز مغرب خلیفہ منیر الدین احمد صاحب کے برادر اکبر مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب نے اپنی کوٹھی میں وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور صدر انجمن و تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان بھی شامل ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

ادارہ الفضل اس موقعہ پر خاندان حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کا چندہ آج ہی ادا فرما کر اپنا وعدہ پورا فرمائیں! جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ٹائیفائڈ کے آثار ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے تحت جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (محمد یٰسین (شنگلی) بی اے دارالصدر غربی ربوہ)

(۲) جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی اے ایل ایل بی امیر جماعت راولپنڈی کی صاحبزادی طاہرہ زکیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے بخار اور وجع المفاصل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ چند دن سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درد مندانہ درخواست ہے۔ (دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

(۳) میری لڑکی بخار اور دستوں سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ آمین (سعیدہ اختر ستصوبہ سنگھ)

(۴) میرا بچہ نعیم احمد بعارضہ بخار و پیچش اور دستوں سے بہت بیمار ہے اور کمزور بہت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (نذیر بیگم عباسی اہلیہ قاضی بشیر احمد صاحب شیخوپورہ)

(۵) میرا بچہ عبد الکریم بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (عبد اللطیف بیدیانوالہ 61 R.B ضلع لائلپور)

اصحابی کالنجوم

از جناب سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

مکرم محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب کی طرف سے شائع کردہ اصحاب احمد کی جلدیں میرے زیر مطالعہ رہی ہیں۔

ہمارے لئے اصل نمونہ تو ہمارے آقا و مولا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے اور پھر حضور کے کامل متبع اور فرمانبردار اور اپنے قلب صافی پر حضور کا کامل عکس لینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان دونوں کے تفصیلی حالات ہمارے سامنے قلمبند کئے ہوئے موجود ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے صحابہ کے تفصیلی حالات جمع کرنے اور ان کو بار بار اپنے سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان ہے۔ کہ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم یعنے میرے صحابہؓ تو ستاروں کی مانند ہیں۔ جیسے ہر ایک ستارہ اپنی الگ شکل اور روشنی رکھتا ہے اسی طرح گو میرا ہر ایک صحابی اپنی عادات اخلاق واطوار کے لحاظ سے ایک ممتاز شخصیت ہے۔ لیکن ان سب کا منبع و ماخذ ایک ہی ہے جس کے پرتو کے نیچے آکر ان سب میں ایک خاص جلا اور روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور گو بظاہر یہ دمکتے ہیرے علیحدہ علیحدہ رنگ اور چمک اور شکل رکھتے ہیں۔ لیکن یہ ایک ہی کان سے نکلتے ہیں۔ اس لئے تمہارے خدا تک پہنچنے کا ایک یہ رستہ بھی ہے۔ کہ تم میرے کسی ایک صحابی کو نمونہ بنا لو۔ اور حسب توفیق اس کے نقش قدم پر قدم مارتے چلے جاؤ۔ تمہیں آخر کار میرے اس نور سے حصہ مل جائے گا۔ جس سے انہوں نے حصہ پایا ہے۔ یہ لوگ گویا مذہب کے قافلے کے لئے روشنی کے مینار کے طور پر قرار دئے گئے ہیں۔

دوسری ضرورت صحابہ کرامؓ کے حالات کو سامنے لانے کی یہ ہے کہ ہم اس بے انداز قوت قدسیہ کا مشاہدہ کر سکیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے طفیل اور توسط سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی ہے۔ کہ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کو روحانی اندھیروں اور موت کے گڑھے سے کھینچ کر باہر لے آئی اور ان کو نہ صرف یہ کہ ایک نئی زندگی عطا کی۔ بلکہ ان کے دلوں میں عشق ومحبت کی ایک ایسی آگ لگا دی جس نے ان کے گناہوں کو خس وخاشاک کی طرح بھسم کر ڈالا۔ اور ان کو ایک نئے روحانی قالب میں ڈھال دیا۔ ہمارے سامنے اس بے مثال پاک تبدیلی کی داستان آتی رہنی چاہیئے۔ جو ان ہمارے جیسے انسانوں کی زندگیوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور قرآن کریم کو دستور العمل بنانے سے پیدا ہوئی۔ یہاں تک کہ خاک کی چٹکیوں کو آسمان کے تارے بنا دیا۔ یہ سب دنیوی طور پہ بالعموم نہایت معمولی حیثیت رکھنے والے لوگ تھے لیکن ان کا ذکر آنے پر ہر احمدی کے دل میں محبت کا ایک سیلاب امنڈ آتا ہے۔ اور آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں اور اسکے دل سے ان کے لئے تڑپ کر دعا نکلتی ہے۔ اور عقل اس تبدیلی اور عشق کے نظارے اور قربانی و ایثار اور وفاداری کو دیکھکر دنگ رہ جاتی ہے۔

تیسری ضرورت صحابہ کرام کے حالات کے ہمارے سامنے لانے کی یہ ہے۔ کہ تا آئندہ نسلوں کو یہ معلوم ہو۔ کہ ان کے بزرگوں نے دین کی خاطر کس قدر قربانیاں کیں۔ کس طرح انہوں نے ایک آواز دینے والے کی آواز پر لبیک کہا۔ اور اس دنیا کو ایک حقیر شے کی طرح ٹھکرا کر پھینک دیا۔ کس طرح ان کو محض اسلئے دکھ دیا گیا کہ وہ امام وقت کی آواز سنکر پروانہ وار دوڑے تھے۔ ان کو گھر سے بے گھر کیا گیا۔ زدوکوب کیا گیا۔ بائیکاٹ کیا گیا۔ ہر وہ ظلم جو آسمان کے نیچے توڑا جا سکتا تھا۔ ان پر توڑا گیا۔ اور کس طرح ان لوگوں نے نہایت اعلےٰ درجہ کے صبر اور وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ اور اس راستے میں اپنا جان مال اور عزت غرض سب کچھ قربان کر دیا۔ یہ سب باتیں ہمارے سامنے لانے کی ضرورت ہے تا آئندہ نسلیں بھی اس قسم کی ہمت اور بہادری وفاداری اور ایمان اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے نمونہ حاصل کر سکیں۔

چوتھی ضرورت ان حالات کے ہمارے سامنے لانے کی یہ ہے۔ کہ یہ دکھایا جا سکے کس طرح اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کی محبت اخلاص اور وفاداری کو قبول فرمایا اور اپنی رحمت اور قدرت کے ہاتھ سے انہیں ہر قسم کے آفات سے بچایا۔ اور ہر قسم کی عزت عطا فرمائی اور قدم قدم پر اپنی خاص غیبی نصرت سے ان کو نوازا۔ وانبتھم نباتاً حسناً۔ ہمارے سامنے یہ حالات آنے چاہئیں تاکہ ہم مشکلات مصائب اور ابتلاؤں کے ایام میں جلد گھبرا نہ جاویں۔

۲ بلکہ اللہ تعالےٰ کی نصرت و تائید پر بھروسہ رکھنے والے ہوں۔

ان وجوہات کے علاوہ اور بھی وجوہات ہیں۔ جن کے مدنظر صحابہ کرام کے حالات کو جمع کرنا اور پھیلانا ضروری ہے۔ لیکن ان سب کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ ان حالات کو پڑھکر ہماری آئندہ نسلوں کے ایمان زندہ خدا پر مضبوط ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسیہ کا اظہار اور قرآن شریف کی برکت ظاہر ہو۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وعلیٰ الھما واصحابھما وبارک وسلم انک حمید مجید۔

میری بھاوجہ صاحبہ کا افسوسناک انتقال

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس —— ربوہ

میری بھاوجہ فاطمہ بی بی جو میرے برادر اکبر بشیر احمد مرحوم کی بیوہ تھیں۔ مورخہ ۲ رجون بروز جمعہ ساڑھے تین بجے بعد دوپہر میو ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تقریباً دو ماہ سے بیمار تھیں۔ یکم جون کو حالت زیادہ خراب ہو گئی اور عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین شمس کے مشورہ پر انہیں میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ان کے بیٹے میاں حمید احمد نے ۲ رجون بروز جمعہ ٹیلیفون پر اطلاع دی کہ حالت زیادہ خراب ہے۔ اطلاع ملنے پر خاکسار اور میری اہلیہ صاحبہ لاہور روانہ ہو گئے۔ ساڑھے گیارہ بجے وہاں پہنچے۔ آکسیجن دی جا رہی تھی اور ساڑھے تین بجے آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ نہایت صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ میرے بھائی مرحوم نے ۱۹۲۹ء میں وفات پائی۔ جب کہ میں کبابیر فلسطین میں مقیم تھا۔ اور بھائی مرحوم نے چار بچے دو لڑکے دو لڑکیاں چھوڑی تھیں۔ جن میں سے ایک لڑکا ۱۹۳۲ء میں فوت ہو گیا تھا۔ مرحومہ نے نہایت محنت اور جانفشانی سے اپنے بچوں کی پرورش کی۔ ان کی شادیاں کیں۔ اس زمانہ میں انہیں شدائد وتکالیف میں سے بھی گزرنا پڑا۔ لیکن نہایت خندہ پیشانی سے آپ نے سب تکالیف کو برداشت کیا۔ پہلے تو انہیں اپنے بچوں کی پرورش کرنا پڑی۔ لیکن ہجرت کے بعد انہیں ایک اور مصیبت کا سامنا پڑا۔ اور وہ یہ کہ ان کے بیٹے حمید احمد کی بیوی جو ان کے بھائی خواجہ محمد شریف صاحب کی بیٹی تھیں وفات پا گئیں اور اپنے پیچھے دو چھوٹے بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑ گئیں۔ ان دونو بچوں کی تربیت کا بار بھی مرحومہ پر پڑا۔ اور مرحومہ نے ان کی پرورش اسی محبت اور شوق سے کی جیسے حقیقی مائیں کیا کرتی ہیں۔ آج وہ دونو بچے بھی جوان ہیں ایک لڑکے نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اعلیٰ نمبروں پر کامیابی عطا کرے۔ انہیں اپنی دادی صاحبہ کی وفات پر احساس ہوا ہے کہ درحقیقت آج ان کی والدہ نے وفات پائی ہے۔ مرحومہ کی نعش لاہور سے ربوہ لائی گئی۔ اور ۳ رجون بروز ہفتہ ساڑھے آٹھ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے سامنے ایک جم غفیر کے ساتھ جن میں صدر انجمن اور تحریک جدید کے وکلاء ناظران اور دیگر افسران اور کارکنان بھی شامل تھے حضرت میاں بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور نماز کے بعد نعش کو کندھا بھی دیا۔ اس کے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ ومغفورہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام بخشے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مرحومہ مغفورہ کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد اشرف صاحب آف سیالکوٹ کہاں ہیں

چوہدری محمد اشرف صاحب ولد روشن الدین صاحب مرحوم موصی ۹۳۶۶ ساکنہ محلہ سخی اعتبار شاہ سیالکوٹ شہر کے موجودہ مکمل ایڈریس کی دفتر وصیت کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے مکمل ایڈریس کا علم ہو تو اس سے دفتر وصیت ربوہ کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر موصی مذکور اس اعلان کو خود پڑھیں تو فوراً اپنے مکمل ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

یہ صاحب ۵۵ء میں حاجی کریم بخش اینڈ سنز وکٹوریا روڈ صدر بازار کراچی میں ملازم تھے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد بخش صاحب عرصہ سے تپدق کے مرض میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔ اور اس وقت ان کی حالت بہت خطرناک ہے احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

محمد عبد اللہ سیکرٹری یونین کونسل ۱۹ر (چک رسول پور) P.O. جنڈ بھروانہ تحصیل وضلع جھنگ

ربوہ میں فسٹ ایڈ کلاس کا اجراء

مجلس شوریٰ انصار اللہ مرکزیہ کے گذشتہ سالانہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایک ہزار انصار فسٹ ایڈ سیکھیں اور اس کے لئے ربوہ۔ کراچی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ کوئٹہ اور راولپنڈی میں سال میں دو مرتبہ فسٹ ایڈ سکھا کر محکمانہ سندات دلائی جائیں۔ ان مقامات کے علاوہ اگر کسی اور مقام پر بھی ایسی تربیت کا انتظام ہو سکے تو اس کا اہتمام کیا جائے۔

اس فیصلہ کی تعمیل میں بفضلہ تعالیٰ ۲۸ مئی سے دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں کلاس شروع کر دی گئی ہے۔ مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب جو نہ صرف تجربہ کار ڈاکٹر ہیں بلکہ پہلے بھی ایسی کلاسز کو پڑھاتے رہے ہیں اس کلاس کے لیکچرار ہیں۔ کلاس کا وقت صبح سات بجے ہے جس میں مختلف محلوں سے انصار شوق سے شامل ہوتے ہیں۔ نصاب چودہ لیکچروں پر مشتمل ہے۔ جس کے بعد امتحان ہوگا اور پاس ہونے والوں کو سندات دلائی جائیں گی۔

بیرونی مجالس میں سے مجلس انصار اللہ کوئٹہ نے خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کی نگرانی میں فرسٹ ایڈ کلاس شروع کر دی ہے۔ مجالس انصار اللہ کراچی لاہور سیالکوٹ اور راولپنڈی سے بھی امید ہے کہ حسب فیصلہ شوریٰ جلد ایسی کلاسز شروع کر دیں گے۔

فرسٹ ایڈ کلاسز انعقاد کرنے والی مجالس کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کلاسز شروع کرنے سے قبل وہ سینٹ جون ایمبولنس ایسوسی ایشن پاکستان فریر سٹریٹ کراچی ۱ سے کتاب "زخمیوں کی پہلی امداد" منگوا لیں۔ انگریزی نسخہ کی قیمت ۲/۱ روپیہ۔ اردو نسخہ کی قیمت پندرہ آنے ہے۔ اسی طرح ریگولیشنز فار کلاسز جس کی قیمت اڑھائی روپے منگوا لی جائے تو سندات وغیرہ کے حصول کے بارہ میں بھی راہنمائی مل سکے گی۔

جو مجالس باقاعدہ محکمانہ معیار کے مطابق کلاسز نہیں جاری کر سکتیں۔ انہیں بھی اپنے حالات کے مطابق فسٹ ایڈ کی سکھلائی کا کچھ انتظام کرنا ضروری ہے۔ ورنہ چند بڑی مجالس سے ایک ہزار کی تعداد پوری نہ ہو سکے گی۔ امید ہے کہ مجالس اس طرف فوری توجہ فرمائیں گی۔

آخر میں احباب سے ربوہ کلاس کے انچارج مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اور کوئٹہ کلاس کے انچارج مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبد اللہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

(فہرست نمبر ۲۴)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمِ گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ۱۵۰/- روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کو احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ۱۵۰/- روپے چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

۱۳۶۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بنگوی سابق سیکرٹری مال دہلی گیٹ لاہور حال وکالت مال ربوہ منجانب مرحوم والدین ۱۵۰/-

۱۳۷۔ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا منجانب والد چوہدری حاکم خاں صاحب مرحوم ۱۵۰/-

(رئیس المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم ڈاکٹر قریشی محمد اکرم صاحب پی ایس سی اسسٹنٹ ویٹرنری سرجن کوئٹہ کا نکاح عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نذر محمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کے ہمراہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر مکرم سید بہاول شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں مورخہ ۲/۶ بروز جمعہ پڑھا۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

(عبد الرشید قریشی۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

جیسا کہ خاکسار نے قبل ازیں بھی گذارش کی تھی۔ شروع سال سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلسہ کے قریب جا کر کوشش کرنے پر اس چندہ کی پوری وصولی نہیں ہوتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دوسرے چندوں میں سے ایک بڑی رقم اس غرض کے لئے خرچ کرنی پڑتی ہے اور اس طرح دوسرے کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس چندہ کو مجلس مشاورت کی سفارش پر لازمی قرار دیا ہوا ہے۔ اور اس کی اہمیت پر یہاں تک زور دیا۔ اور فرمایا کہ

"وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ (جلسہ سالانہ) نہیں دیتے۔ انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

۲۔ لہذا تمام مقامی جماعتوں سے بھر التماس ہے۔ کہ ابھی وقت سے اس چندہ کی وصولی شروع کر دیں اور جو لوگ اس چندہ میں حصہ نہیں لیتے۔ انہیں سمجھائیں کہ تمام برکتیں امام وقت کی اطاعت کرنے میں ہیں۔ جو دوست یہ سمجھتے ہیں کہ چندہ عام ادا کرنے کے بعد چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی کوئی ضرورت نہیں رہتی وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ جس واجب الاطاعت اور اولو العزم امام نے یہ فیصلہ کیا کہ ہر شخص کی آمد پر ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے چندہ عام پایا جائے گا۔ اسی ہادی اور رہنما نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اس کے علاوہ ماہوار آمد کا ۱/۱۰ (یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲ حصہ) بطور چندہ جلسہ سالانہ لیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ امام کے ارشادات کے خلاف اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کر کے وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکے گا تو یہ ایک خام خیالی ہے۔ الٰہی جماعتیں قربانی کے بغیر کامیاب نہیں ہوا کرتیں۔ اور قربانی کے معیار کا فیصلہ کرنا امام وقت کا کام ہے۔ اور حضور کے فیصلہ کے مطابق اگرچہ سال میں مہینے زیادہ ہیں۔ لیکن چندے تیرہ ہیں۔ البتہ تیرھواں چندہ یک مشت بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی اتنی ہی لازمی اور ضروری ہے جتنی بارہ مہینوں کے چندہ عام کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

(۱) یونٹ سپروائزرس

محکمہ زراعت۔ ناردرن زون (بہاولپور۔ ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ سرگودہا۔ پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن) تنخواہ ۲۰۰-۱۰-۳۰۰ - الاؤنسز علاوہ۔ ڈیوٹی بلڈوزرس و ٹریکٹرس کی نگرانی اور ان کا حساب رکھنا۔ شرائط:۔ ڈپلومہ (دو سالہ کورس) مکینیکل انجینئرنگ یک سالہ عملی تجربہ والوں کو ترجیح۔ درخواستیں ۱۰/۶ تک معرفت دفتر روزگار بنام سپرنٹنڈنگ انجینئر ایگریکلچرل مشینری ناردرن زون لائلپور (اپ سٹ ۱/۶)

(۲) ٹیلی کمیونیکیشن سپروائزرس و مکینکس

سپروائزرس تنخواہ ۲۵۰-۱۵-۴۰۰ مکینک تنخواہ ۵۰-۱۰-۳۰۰ ڈیوٹی پاور لائن کیریر کمیونیکیشن سسٹم ویسٹ پاکستان ایکٹرسٹی گرڈ پر۔ شرائط: میٹرک یا انٹرمیڈیٹ سائنس نیز ریڈیو انجینئرنگ پریکٹس سٹی اینڈ گلڈز آف لنڈن انسٹی ٹیوٹ کورسز پاس۔ دو سالہ تجربہ عمر ۲۰ تا ۲۴۔

درخواستیں بشمول مصدقہ نقول اسناد ۱۵/۶ تک بنام ڈپٹی چیف انجینئر (پاور ڈویلپمنٹ) واپڈا ۱۲ ممبر بلڈنگ روڈ لاہور (اپ سٹ ۲/۶) (ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعا

میرے ایک عزیز احسان الحق صاحب ندیم ایم اے جغرافیہ کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بناوے۔ آمین

(محمد رمضان کارکن تبشیر تحریک جدید ربوہ)

وصایا

یہ وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۰۷۸ میں چوہدری شریف احمد ولد چوہدری غلام احمد صاحب قوم جاٹ لنگر دیال پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنگر دیال ڈاکخانہ لنگراں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ر اپریل ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔

۲۔ میری اس وقت کوئی باقاعدہ ماہوار آمد نہیں۔ البتہ مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ (۳) میں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے جو جیب خرچ ملا کرے گا اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرونگا۔ (۴) میری وصیت دسویں حصہ کی ہے تا زیست جو بھی میری ماہواری آمد ہوتی رہے گی۔ اس کا دسواں حصہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ (۵) اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ در اثت میں پاؤنگا یا خود پیدا کرونگا تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ بھی انشاء اللہ ادا کرونگا اور اگر خدانخواستہ وصیت کا کوئی بقایا میری وفات کے وقت رہے تو وہ میری جائیداد سے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔

العبد۔ چوہدری شریف احمد بقلم خود
گواہ شد ۔ چوہدری مفضل احمد نائب ناظر تعلیم
گواہ شد ۔ حبیب اللہ خان ایم ایس سی لیکچرار ٹی۔ آئی کالج ربوہ صدر دار الرحمت شرقی ربوہ ۲۸-۴-۶۱

نمبر ۱۶۰۷۹ میں بیگم بی بی زوجہ چوہدری غلام علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سانگلہ ہل ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۴-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر چار صد روپیہ -/۴۰۰ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی بالیاں وزن ڈیڑھ تولہ قیمتی مبلغ -/۱۳۰ روپیہ کل میزان بمعہ حق مہر -/۵۳۰ روپیہ جو کہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

راقم الحروف حیدری شاہ مسلم کارخانہ گردھاری لال سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا بیگم بی بی زوجہ غلام علی صاحب۔ ساکن سانگلہ ہل متصل مسجد احمدیہ
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ابن سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد۔ چوہدری غلام علی ولد ابراہیم صاحب نشان انگوٹھا۔ (خاوند موصیہ)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

نہ صرف مہر کا بار اس پر ڈالا ہے بلکہ بیوی کے نان و نفقہ کا بھی اس کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ چہ جائیکہ وہ سسرال کی داد و دہش پر نگاہ رکھے چاہیئے کہ نوجوان ایسی سوسائٹیاں قائم کریں جو جہیز کی رسم کو مسلمانوں سے مٹانے کے لئے جد و جہد کریں یہ ایک بہت بڑی خدمت اسلام ہوگی۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

سال ۶۲-۱۹۶۱ء کے عرصہ میں اینٹوں کی فراہمی کے درج ذیل ٹھیکوں کے لئے پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۱۵ رجون ۱۹۶۱ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک دستخط کنندہ ذیل کو موصول ہونے چاہئیں۔ ٹنڈر مخصوص فارم پر ہوں جو ۱۵ رجون ۱۹۶۱ء کے ۱۱½ بجے دوپہر تک دفتر ہذا سے بادائیگی ایک روپیہ فی کاپی مل سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز ۱۲½ بجے دوپہر برسر عام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمیناً مقدار	زر بیعانہ	تکمیل کا مدت
ریلوے کے نمونہ کے مطابق درجہ دوم اینٹوں کی درج ذیل تفصیل کے مطابق فراہمی:-			ٹنڈر کی قبولیت سے دو(۲) ماہ کے اندر ۵۰ فیصد فراہمی مکمل کرنی ہوگی اور بقایا اس کے چار ماہ کے اندر
۱- سب ڈویژن ۲ لاہور			
ا- آئی اور ڈبلیو ۳- لاہور کے تحت سپلائی زون ۱	۱۰,۰۰,۰۰۰ عدد	-/۵۰۰ روپے	
ب- آئی اور ڈبلیو ۴ مغلپورہ کے تحت سپلائی زون ۲ بشمول ڈی ایس (ڈبلیو) اور مینیجر سٹیل و جنرل ملز کی ضروریات کے۔	۸,۰۰,۰۰۰ ″	-/۴۰۰ روپے	
۲- سب ڈویژن ۵ لائلپور			
ا- سپلائی زون ۳ آئی او ڈبلیو قلعہ شیخوپورہ کے ماتحت	۵,۰۰,۰۰۰ عدد	-/۶۰۰ روپے	
ب- سپلائی زون ۴ آئی او ڈبلیو ماندلیانوالہ کے ماتحت۔	۵,۰۰,۰۰۰ عدد	-/۶۰۰ روپے	

۲- صرف منظور شدہ فہرست کے ٹھیکیدار ٹنڈر بھیجیں جن ٹھیکیداروں کے نام ڈویژن ہذا کی منظور شدہ فہرست پر نہ ہوں۔ وہ ۱۵ رجون ۶۱ء سے پہلے پہلے اپنے نام درج کرالیں۔

۳- مفصل قواعد و ضوابط اور نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس کسی یوم کار کو دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں ریلوے انتظامیہ اس امر کی پابند نہیں کہ قلیل ترین ٹنڈر یا کسی بھی ٹنڈر کو ضرور منظور کرے ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اس امر میں ہے کہ وہ اپنا زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۱۵ رجون ۶۱ء سے پہلے پہلے جمع کرا دیں۔

۴- ٹھیکیدار پرسنٹیج ریٹ پورے روپوں میں پیش کریں جن ریٹوں میں کسور ہوں گی انہیں مسترد کیا جا سکے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ملتان ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان کو شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو بارہ جون ۶۱ء کے بارہ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر اسی دن سوا بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کیا جانا ضروری ہے۔ یہ فارم دفتر زیر دستخطی سے بارہ جون ۶۱ء کے صبح دس بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

کام کی تفصیل	لاگت	زر بیعانہ
۱- بہاولپور میں راستوں کو بہتر بنانا اور تیسرے درجے کے انتظار گاہ کی توسیع (بشمول سینٹری فٹنگز اور فلشنگ کے انتظامات)	-/۳۸,۰۰۰ روپے	-/۸۰۰ روپے
۲- ہیڈ ڈیالی۔ شورکوٹ روڈ سیکشن میں میل نمبر ۴۷ اور ۴۸ کے مابین کنارہ بندی (تعمیراتی حصہ)	-/۱۳,۰۰۰ روپے	-/۳۰۰ روپے

صرف منظور شدہ ٹھیکیداران ٹنڈر ارسال کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں اور وہ درج بالا کاموں کے لئے ٹنڈر دینے کے خواہشمند ہوں وہ اپنے نام درج کرانے کے لئے گیارہ جون ۶۱ء سے قبل ہی درخواستیں ارسال کریں۔ انہیں چاہیئے کہ اپنے سابق تجربہ اور موجودہ مالی حالت کی بابت کسی گزیٹڈ افسر کی مصدقہ نقول اسناد ارسال کریں۔

مفصل شرائط و کوائف درخواست پر زیر دستخطی کے دفتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اعلان

مولوی خورشید احمد صاحب منیر۔ مربی کا تبادلہ لاہور سے ڈیرہ اسماعیل خان کیا گیا تھا مگر معلوم ہوا ہے کہ وہ ابھی تک وہاں نہیں پہنچے۔ اور مکرم امیر صاحب جماعت لاہور نے بھی لکھا ہے کہ انہیں مولوی صاحب کی نقل و حرکت کا علم نہیں لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو علم ہو کہ وہ کہاں ہیں یا اگر مولوی خورشید احمد صاحب منیر خود اس اعلان کو دیکھیں تو وہ فوراً نظارت کو اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)